SEPTEMBER 7, 1983

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو ٭ کہ قرآں میں آیا ہے لاتقنطوا

پندرہ روزہ
پیغامبر
اسکاربرو (کینیڈا)
مدیر: سہیل اختر

EDITOR Sohail Akhtar

THE MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

REPRESENTATIVE F. J. Kowalski, Phone: 416-922-5258

PERSONNEL Phone: 416-282-987

100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH, ONTARIO. CANADA M1B 2Z8

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا ۹ گھنٹے طویل اجلاس ملک کی داخلی صورتحال پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا متعدد اہم فیصلے کئے گئے

تخریب کاری میں ملوث افراد کو سخت سزا دی جائے گی

قانون کو پوری قوت سے نافذ کیا جائے گا مسافروں سے بھری ریل گاڑیوں کو لوٹنے اور لوگوں کی املاک لوٹنے اور نذر آتش کرنے کی کوششوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اجلاس کے بعد لیفٹیننٹ جنرل مجیب الرحمٰن کی صحافیوں سے بات چیت

۱۴ سے ۲۱ اگست تک کل ۷۱۵ افراد گرفتار ہوئے۔ پنجاب میں ۱۱۷، سندھ میں ۳۳۵، سرحد میں ۲۰۹ اور بلوچستان میں ۵۴ افراد حراست میں لئے گئے۔ امن و امان کی مجموعی صورتحال تسلی بخش ہے

قوم تخریب کاروں کا ہرگز ساتھ نہیں دے گی

صرف چند مقامات پر تخریبی عناصر نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی

راولپنڈی (اے پی پی) آج صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا ۹ گھنٹے طویل اجلاس ہوا۔ اجلاس میں ملک کی داخلی صورتحال پر غور و خوض کیا گیا اور متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قانون کو پوری قوت سے نافذ کیا جائے گا اور تخریب کاری میں ملوث افراد کو سخت سزا دی جائے گی۔ اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے وفاقی سیکرٹری اطلاعات لیفٹیننٹ جنرل مجیب الرحمٰن نے کہا کہ صرف چند مقامات پر تخریبی عناصر نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی تاہم ملک کی مجموعی صورتحال تسلی بخش ہے۔ انہوں نے کہا ۱۴ سے ۲۱ اگست تک کل ۷۱۵ افراد گرفتار ہوئے۔ پنجاب میں ۱۱۷، سندھ میں ۳۳۵، سرحد میں ۲۰۹ اور بلوچستان میں ۵۴ افراد حراست میں لئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ قوم تخریب کاروں کا ہرگز ساتھ نہیں دے گی۔ مسافروں سے بھری ہوئی ریل گاڑیوں کو لوٹنے اور لوگوں کی املاک لوٹنے اور نذر آتش کرنے کی کوشش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جنرل مجیب نے بتایا کہ ملک میں امن و امان کی صورتحال تسلی بخش ہے۔ صرف چند مقامات پر تخریبی عناصر نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے اور نظم و نسق توڑنے کی کوشش کی جبکہ اب صورتحال حکومت کے مکمل کنٹرول میں ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل مجیب الرحمٰن نے بتایا کہ امن برقرار رکھنا ہر شہری کا فرض ہے۔ [illegible]

[illegible] اپنے اندر ان قوانین کے تحت تخریبی عناصر کے خلاف کارروائی کر سکتی ہیں۔ حکومت پاکستان کے ترجمان نے کہا [illegible] لوگوں کی املاک کو آگ لگانے یا لوٹنے [illegible] قوم کبھی ایسے تخریبی عناصر کا ساتھ نہیں دے گی۔ انہوں نے کہا کہ قانون اپنی پوری قوت سے نافذ کیا جائے گا۔ پی پی آئی کے مطابق کابینہ کا اجلاس [illegible] بجے وفاقی وزیر [illegible] لیفٹیننٹ جنرل [illegible] کی تلاوت قرآن سے شروع ہوا اور [illegible] کابینہ نے سب سے پہلے [illegible] اسلامی نظام کے قیام پر [illegible] کابینہ نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں [illegible] کابینہ نے ملک میں [illegible] قائم کرنے کی منظوری دے دی۔ [illegible] کابینہ نے اسلام آباد [illegible] کے قیام کی بھی منظوری دی۔ اجلاس میں [illegible] کابینہ نے [illegible] تعلیمی اور ثقافتی [illegible]

عام انتخابات کے بعد بھی فوج ملکی امور میں کردار ادا کرتی رہے گی جنرل ارشاد

سرحد پر خار دار تار لگانے کی بھارتی تجویز کی شدید مخالفت یہ قدم بنگلہ دیش کو عالمی برادری کی نظروں میں گرا دے گا

ہو سکتا ہے کچھ پاکستانیوں نے بھارت کے راستے پاکستان جانے کی کوشش کی ہو

سری لنکا نے فوجی امداد نہیں اقتصادی امداد کی درخواست کی تھی ڈھاکہ میں جنرل ارشاد کی بھارتی صحافیوں سے گفتگو

ڈھاکہ (ویٹ پی) [illegible] جنرل حسین محمد ارشاد نے [illegible] عام انتخابات کے بعد بھی فوج ملکی معاملات میں [illegible] کردار ادا کرتی رہے گی۔ بھارتی صحافیوں کی ایک جماعت سے باتیں کرتے ہوئے جنرل ارشاد نے کہا کہ انہیں بھارت کی اس تجویز سے شدید اختلاف ہے جس کے تحت وہ بنگلہ دیش اور بھارت کی سرحد پر خار دار تار کی باڑھ لگانا چاہتا ہے۔ بھارتی صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے جنرل ارشاد نے کہا کہ یہ اقدام ان کے ملک کو عالمی برادری کی نظروں میں گرا دے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ ان کے ملک سے لوگ بھارت کے شمال مشرقی صوبوں میں چوری چھپے گئے ہیں۔ جنرل ارشاد نے اس امکان کا اظہار ضرور کیا کہ ہو سکتا ہے کہ ان میں کچھ پاکستانیوں میں سے جو بنگلہ دیش میں پھنس گئے ہیں کچھ لوگوں نے بھارت کے راستے پاکستان جانے کی کوشش کی ہو۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کا کوئی باشندہ غیر قانونی طور پر بھارت میں داخل نہیں ہوا۔ جنرل ارشاد نے اس بات کی تردید کی کہ فسادات کے دوران [illegible]

سری لنکا نے بنگلہ دیش سے فوجی امداد کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی امداد کی درخواست ضرور کی گئی تھی [illegible] ارشاد نے کل ڈھاکہ میں بھارتی وزیر خارجہ نرسمہا راؤ سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بھارتی وزیر خارجہ مشترکہ کمیشن کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ گئے تھے۔ اب وہ واپس نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔

کراچی میں پانچویں دن بھی بارش ہوئی

کراچی (۲۱ ستمبر) کراچی میں آج پانچویں روز بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا [illegible] اور شہر کے [illegible] علاقوں میں پانی جمع ہو گیا [illegible] محکمہ موسمیات کے مطابق [illegible] ۲۴ گھنٹے کے دوران [illegible] بارش ہوئی [illegible] سلسلہ منقطع ہو گیا

بھارت ۱۹۸۵ء میں ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کریگا

پاکستان کے ممتاز سائنسدان ڈاکٹر خورشید احمد خان کا انکشاف

لندن — بھارت ۱۹۸۵ء میں ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرنے والا ہے۔ [illegible] نے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے سرگرمی سے کوشش شروع کر دی ہے۔ حال ہی میں بھارت کے ایٹمی دھماکے کے بارے میں جو خبریں پاکستان اور دوسرے [illegible]

[illegible] یہ انکشاف کیا ہے کہ بھارت جس ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرنے والا ہے اس کے لئے [illegible] اور یہ حرارت ایک چھوٹے ایٹم بم کے دھماکے سے مہیا کی جاتی ہے۔ پچھلے ۹ سال میں ہندوستان [illegible]

[illegible]

تیار کیا گیا تھا اس قسم کا جو بم صرف امریکہ اور روس نے تیار کیا تھا۔

جہانگیر خان بھارت کا دورہ کریں گے

دہلی (پی پی آئی) [illegible] جہانگیر خان [illegible]

صوبہ سندھ میں بھٹو کی تقریروں کے ریکارڈ

نئی دہلی (رائٹر، اے پی پی) بی بی سی نے اپنے نشریہ میں بتایا ہے کہ پاکستان کے صوبہ سندھ میں جہاں آج کل حکومت کے خلاف بحالی جمہوریت کی تحریک زوروں پر ہے ان دنوں سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تقریروں کے ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کالعدم پاکستان پیپلز پارٹی کے جھنڈے بھی کئی مکانوں پر لہراتے نظر آتے ہیں۔

دریں اثنا حکومت پاکستان نے ان خبروں کی تردید کی ہے جن میں بتایا گیا تھا کہ بحالی جمہوریت تحریک سے نمٹنے کی خاطر حکومت نے فوج کی ایک بڑی تعداد سندھ روانہ کر دی ہے۔

بھارتی اخبار اسٹیٹسمین بھی پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم میں شامل ہو گیا

پاکستان کو بھارت کے داخلی مسئلے میں خواہ مخواہ ملوث کرنے کی شرانگیزانہ مہم ہے۔ پاکستانی سفارتخانہ

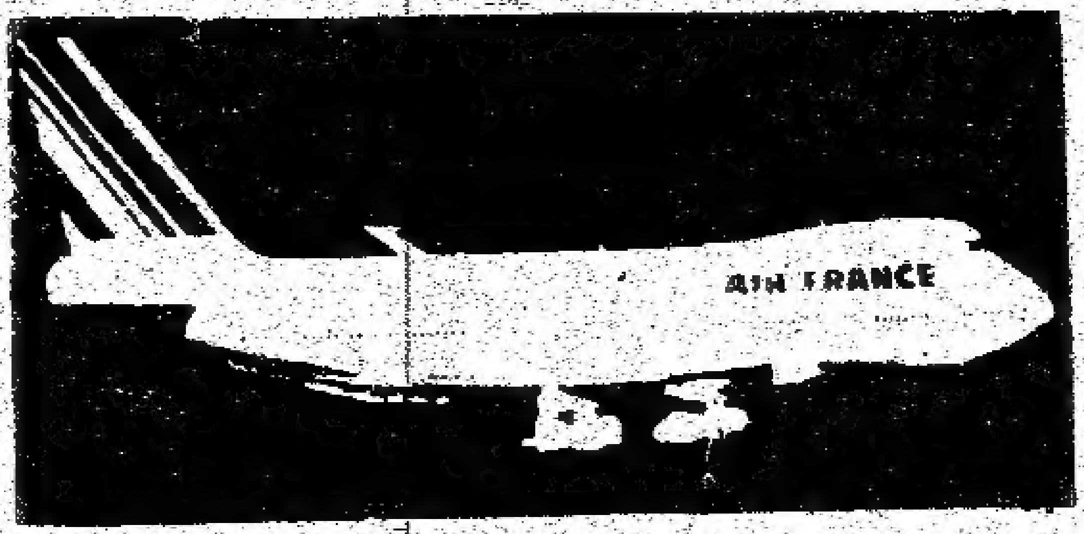
نئی دہلی — دہلی سے شائع ہونے والا انگریزی روزنامہ اسٹیٹسمین بھی اب پاکستان کو بدنام کرنے کی مہم میں شامل ہو گیا ہے۔ اس اخبار نے دو اقساط پر مشتمل ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں [illegible]

اخباری نمائندوں نے جب اس سلسلے میں بھارت میں پاکستانی سفارت خانے سے رابطہ قائم کیا تو ان سے کہا گیا کہ یہ محض لاعلمی کا نتیجہ ہے اور پاکستان کو بھارت کے داخلی مسئلہ میں خواہ مخواہ ملوث کرنے کی شرانگیزانہ [illegible]

EID GREETINGS
TO ALL OUR PATRONS

ہم آپ کے خوشگوار سفر کے ضامن ہیں

Air France to PAKISTAN & India



ائرفرانس کے ذریعے اپنے سفر کو
خوشگوار بنائیے



M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7
TEL. (416) 960-8348 – 960-8475

For Your Travel Needs Contact Zahir Modi or Mohd. Javed Paul

AIR FRANCE
TORONTO

پیغامبر

THE MESSENGER

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

پبلشر وایڈیٹر، سہیل اختر

ملی نصب العین کا حصول

پاکستان کے اندرونی سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے جنرل ضیاءالحق نے کہا ہے کہ ان کی حکومت "قانون کی حکمرانی" اور تہذیب و شائستگی کی کارفرمائی کی خواہاں ہے۔ اور قانون و شرافت کی حدود میں ہی کام کرتی رہے گی۔ اسلامی معاشرے میں سیاست بھی اسلام کے اخلاقی اصولوں کے تابع ہونی چاہیئے۔ جو ناپسندیدہ عناصر اپنے عزائم پورے کرنے کے لئے ملک میں خلفشار اور تخریب کاری پر تلے ہوئے ہیں حکومت ان سے سختی سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں سیاستدانوں کا مخالف یا دشمن نہیں ہوں۔ سیاسی جماعتوں کی اکثریت محب وطن ہے۔ اور ان کے رہنماؤں سے میری بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ اور پوری قوم سے مل جل کر سیاسی بحران کا حل تلاش کیا جا رہا ہے۔

موجودہ حالات میں سیاسی جماعتوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صحت مند اقدامات کے ذریعے تبدیلی اقتدار کی جدوجہد کریں۔ تخریب کاری اور توڑ پھوڑ سے سوائے قومی املاک کے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگرچہ عوام کی جان و مال اور قومی املاک کی حفاظت حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ لیکن محب وطن اور ذمہ دار سیاسی جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔

بعض سیاسی حلقے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ارباب اقتدار اور سیاستدانوں کے درمیان مذاکرات کا بلاتاخیر اہتمام ہونا چاہیئے۔ یہ مشورہ بلاشبہ صائب ہے اس لئے اس سمت پیش رفت ضرور ہونی چاہیئے تاکہ امن و امان کی فضا معمول پر آسکے۔ جنرل ضیاءالحق کے پیش کردہ انتخابی پروگرام سے جن سیاستدانوں کو اختلافات ہیں ان کا نقطہ نظر بھی سنا جائے تاکہ باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے بحران کا مستقل حل تلاش کیا جائے۔

ہماری دعا ہے کہ ہمارے بزرگ سیاستدان اور ارباب اقتدار ماضی کی کوتاہیوں سے سبق سیکھیں۔ اور اپنی ذاتی خواہشات کی بجائے ملی نصب العین کے حصول کے لئے اپنی صلاحیتیں وقف کر دیں۔ تمام صوبوں کے عوام کو اعتماد میں لیا جائے۔ اور جو ملک اسلام اور جمہوریت کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اسے قائم و دائم رکھنا ہر محب وطن کا فرض ہے

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

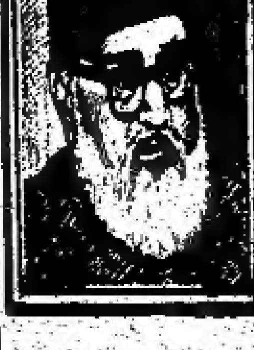
پہلا منظر:۔ برلن اور جرمنی کے سارے بڑے بڑے شہر ایک نئی ایکٹرس اینی موئیمین کی شہرت سے گونجے ہوئے۔ جواں جہاں صورت شکل میں ممتاز اور گانے میں اپنا جواب آپ، بڑے بڑے شوقینوں اور اونچے امراء کی تقریبیں پڑ رہی ہیں۔

دوسرا منظر:۔ جرمنی افواج کے سالار اعظم و وزیر جنگ گورنگ کے ہاں سفیر برطانیہ سر نیول ہنڈرسن کی دعوت ہے، محل رات کے وقت بقعہ نور بنا ہوا ہے سب سے زیادہ جگمگانے والے ہیرے اور جواہرات میزبان کی خاتون فراؤ گورنگ کے جسم کے ہیں۔ جواہرات میں لدی ہوئی خود ایک قدآدم ہیرا بنی ہوئی! اتواریاں دنیا کے مشہور و معروف ہیرے "کوہ نور" کی خریداری کی ہو رہی ہے۔ عاشق زار قیمت ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ (۱۷۰۰۰ لاکھ روپیہ) تک لگا چکے ہیں! ـــــ یہ خاتون محترم وہی ہیں جنھیں ابھی تھیئٹر میں ایکٹ کرتے دیکھ چکے ہیں اب وہ گورنگ کے دل و دماغ کی مالکہ اور کہنا چاہیے کہ سارے ملک جرمنی کی ملکہ ہیں!

تیسرا منظر:۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ء۔ جرمنی کے شہر نورمبرگ میں خداوندان جرمنی کا مقدمہ فاتحین کی عدالت میں پیش ہے، شہر سے متصل ایک وسیع فوجی قید خانہ امریکا والوں کا ہے وہیں جیل کے ایک گوشہ میں دیکھئے ایک عورت اپنے ہاتھ میں جھاڑو اور ٹوکری لیے اپنی کوٹھری کے اندر اور باہر جھاڑ رہی ہے اور ہر طرح کی گندگی و غلاظت کو ڈھو کر جیل کے دروازے سے اٹھا رہی ہے ـــــ اس عورت کو آپ نے پہچانا یہ وہی ہیرے جواہرات میں لدی ہوئی جرمنی کی مقتدر ترین خاتون اور ملک کی مشہور ترین تھیٹر والی ایکٹرس ہیں! ـــــ جی چاہے یا نہ چاہے ہر حال یقین کیا کہ عبرت کے لیے کچھ افسانوں کے گڑھنے کی ضرورت ہے؟ تاریخ و تذکروں کے صفحات الٹ پلٹ کرنے کی حاجت ہے؟ روزمرہ کے آنکھوں کے سامنے گزرنے والے واقعات کچھ کم ہیں؟ بڑے سے بڑے بانامان فرعونوں کا ہر وقت کیا حشر ہوتا رہتا ہے، تو ہم لوگ جو ہر طرح فرعون بنے ہوئے ہیں! کسی طرح اور کسی معنی میں اپنی بڑائی کا خیال بھی دل میں لا سکتے ہیں؟ ـــــ بڑا صرف ایک ہی، بڑائی صرف اسی کو سزاوار ہے۔

عذر گناہ۔ عرصہ ہوا صدق جدید میں ایک مسلمان مرکزی وزیر کے بارے میں چھپا تھا کہ انھوں نے اپنے عہدۂ وزارت کا حلف خدا کے نام پر نہیں لیا اس سلسلہ میں ہمارے ایک سابق اعلیٰ سرکاری عہدہ دار کے تازہ مکتوب سے معلوم ہوا کہ "یہ وزیر صاحب (جو نہ اب وزیر رہ گئے ہیں نہ ممبر پارلیمنٹ) ایک مخلص انسان اور دین دار مسلمان ہیں اس لیے مجھ کو بھی بڑا افسوس اور تعجب ہوا جب میں نے بھی اخبارات میں پڑھا کہ انھوں نے اپنے عہدے کا حلف خدا کے نام پر نہیں لیا...... کچھ دنوں کے بعد جب ان سے اطمینان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ ایک اچھے مسلمان ہوتے ہوئے آپ نے اپنے عہدہ کا حلف خدا کے نام پر کیوں نہیں لیا، میرا یہ سوال سن کر وہ وزیر ایک منٹ تو بالکل خاموش رہے پھر کہنے لگے ..... آپ جانتے ہیں کہ سیاست اور پھر ہندوستان کی سیاست کتنی گندی ہے، کتنا جھوٹ سچ کرنا پڑتا ہے اور کیسے کیسے توڑ جوڑ سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ یقین کیجیے کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ خدا کے نام پر حلف لینے کے بعد یہ سب گندی حرکتیں کرتا پھروں"۔

مسلمان وزیر کا یہ عذر عنداللہ جیسا بھی نکلے عندالخلق تو وہ قابل عذر گناہ ہی رہے گا.....!



شیطان نفس کا ایک موثر ایجنٹ زبان ہے۔ کتنے ہی فتنے ہیں جو زبان کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مرد اور عورت بات کرتے ہیں، کوئی برا جذبہ نمایاں نہیں ہے مگر دل کا چھپا چور آواز کی ملاوٹ، لہجے کی لگاوٹ، باتوں میں گھلاوٹ پیدا کیے جا رہا ہے۔ قرآن اس چور کو پکڑ لیتا ہے۔

کرنیں

رشید احمد ـــــ

- علم ایک ایسا پھول ہے جو جتنا زیادہ کھلتا ہے اتنی ہی خوشبو دیتا ہے۔
- عالم مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے لیکن جاہل زندگی ہی میں مر جاتا ہے۔
- بدترین کھانا وہ ہے جو حرام ہو اور بدظلم وہ ہے جو کسی کمزور و ناتواں پر کیا جائے۔
- گرتے ہوئے آدمی کو ٹھوکر مت مارو کبھی آپ بھی گر سکتے ہیں۔

محمد عارف ـــــ

- خلوص اور محبت زندگی کے ایسے ستون ہیں جنہیں کوئی بڑے سے بڑا زلزلہ بھی مسمار کر کے ریت کی دیوار کی طرح زمین پر گرا دیتا ہے۔

اور پھر اس ستون کو قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دل کے آئینے کو شکوک اور بدگمانی کے زنگ سے پاک رکھا جائے تاکہ زندگی کی رنگینیوں کا صحیح لطف اٹھایا جا سکے

محبوب حسین ـــــ

- جو کچھ برتن میں ہوتا ہے۔ وہی اس میں سے چھلکتا ہے۔
- ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کھونا پڑتا ہے۔
- شاہراہ پر خوشنما پھول دیر تک قائم نہیں رہتے۔
- اس بات کا خیال نہ کرو کہ کون کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔
- بعض لوگ شاکی ہیں کہ گلوں میں خار پنہاں ہیں۔ لیکن میں شاکر ہوں کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔
- صورت بغیر سیرت کے ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں۔ اور خوشبو بالکل نہ ہو۔
- مہربانی اور خندہ پیشانی سے ملنا دعوت دینے سے اچھا ہے۔

لبیبہ ـــــ

تقدیر بڑا جابر بادشاہ ہے۔ برسوں کے بنائے ہوئے محل منٹوں میں ویران کھنڈر بنا دیتا ہے۔ اس پر کسی کا بس چلتا ہے۔ یہ قوت ہی کا تقدیر شہنشاہ ہے۔ کسی کی قسمت سنوار دے تو اسے بادشاہ بنا دے کسی کی قسمت بگاڑ دے تو اسے فقیر بنا دے۔ سب تقدیر کے ہاتھ میں ہے جس سے راضی ہو تو دنیا اس کے لئے جنت ہے۔ اگر اس سے روٹھ جائے تو جہنم ہے بد مزہ پھیکی۔

کوثر پروین ـــــ

وقت کی گرد بہت سی یادوں کو دھندلا دیتی ہے مگر بعض لوگ انسان کی زندگی سے آکاس بیل کی مانند چمٹ جاتے ہیں۔ بعض یادیں بھلائے نہیں بھولتیں۔ کچھ آوازیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کانوں میں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کی خوشبو سانس سانس میں رچ بس جاتی ہے۔ اور کچھ چہرے ہمیشہ کے لئے آنکھوں میں سما جاتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی نہیں بھلائے جا سکتے وہ ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔

پس منظر:

عبدالغفور اعوان

بھارت میں مسلمانوں کو قومیت کا فریب دیکر ہندو بنایا جا رہا ہے

* کسی قوم کا تشخص اس وقت برقرار رہتا ہے جب اس کا مذہب، اس کی معاشرت، اس کی تہذیب و تمدن برقرار رہے، کیونکہ یہی چیزیں اس قوم کی ممتاز اور منفرد بناتی ہیں، لیکن جب کسی قوم کے مذہب کو بگاڑ دیا جائے اس کے افراد کو ان کی معاشرت سے متنفر کیا جائے اور اس کی تہذیب و تمدن کے تاریخی ورثے کو من گھڑت قرار دے کر اس قوم کے افراد کو گمراہ کیا جائے تو پھر نہ صرف اس قوم کے مذہب و معاشرت تہذیب و تمدن کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ از خود اس

ایک خفیہ تنظیم بھارتی مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہے

قوم کا تشخص بھی مٹنے لگتا ہے۔

تاریخ پڑھ کر دیکھ لیجئے کہ سب سے زیادہ اس دنیا میں جس قوم اور جس مذہب کے خلاف ہر سطح پر سازشیں ہوئی وہ مسلم اور اسلام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس میں ہر طبقے کے افراد کے لئے غیر معمولی کشش ہے وہ غلام اور آقا کو ایک صف میں کھڑا کرتا ہے، وہ انسانوں کے درمیان برتری اور فوقیت کا معیار تقویٰ قرار دیتا ہے، اسی طرح مسلمان قوم منفرد اور ممتاز خصوصیتوں کی مالک ہے اس نے صرف جذبۂ ایمانی کے بل بوتے پر قیصر و کسریٰ جیسی طاقتور حکومتوں کو مٹی کا ڈھیر کر دیا تھا اس کا عمل اتنا واضح تھا کہ لاکھوں غیر مسلموں نے صرف عمل کی پاکیزگی اور دیانت کی بنا پر اسلام کو قبول کیا۔ لیکن آج پھر مسلمان قوم اور اس کے مذہب کے خلاف ہر سطح پر سازشیں ہو رہی ہیں، چنانچہ جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی اس وقت ہندوؤں کو اپنی آزادی کی اس قدر خوشی نہیں ہوئی جس قدر پاکستان بننے کا دکھ ہوا۔ لیکن گذشتہ دس برسوں کے دوران ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا اور ادھر سکھ قوم نے جو ماضی میں ہندوؤں کا بازو رہ چکی تھی ہندو ذہنیت اور ہندوؤں کے غیر منصفانہ رویے کی بنا پر ایک علیحدہ سکھ ریاست کے قیام کا مطالبہ کر دیا۔ اور ہندوؤں کے لئے غیر متوقع بات یہ ہوئی کہ ہندو قوم کے بعض خاندانوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ یہ عمل بڑھتا گیا اور ۱۹۸۱ء میں سینکڑوں ہریجنوں نے اسلام قبول کر کے امت مسلمہ میں شمولیت اختیار کر لی اس واقعہ نے ہندو قوم میں ہلچل مچا دی اور پھر ہندوؤں نے کچھ ہی عرصہ بعد ایک خفیہ اور غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد رکھی اور اس تنظیم کا قیام ہریجنوں کے قبول اسلام کے رد عمل کے طور پر لایا گیا۔ اس تنظیم کو کن اغراض و مقاصد کے تحت عمل میں لایا گیا اور اس نے اپنے قیام کے بعد کیا کیا اس کی تفصیل یہاں ملاحظہ ہو۔

اس ہندو تنظیم کا نام وشوا ہندو پریشد ہے جس کو ۱۹۸۱ء میں قائم کیا گیا یہ ایک غیر سیاسی اور خفیہ تنظیم ہے اس کے قواعد و ضوابط سے خفیہ رکھا جاتا ہے اور اس کی سرگرمیوں کو بھی اس کے ممبران کے علاوہ دوسرے لوگوں سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے، اس تنظیم کے ارکان کسی سیاسی پارٹی میں شریک نہیں ہوتے اور اس کی کارروائیوں کو پورے ملک میں پھیلا دیا گیا ہے۔ تمام امور خفیہ طریقے سے عمل کئے جاتے ہیں، اس تنظیم کے سربراہ جے پور کے سابق مہاراجہ ہیں، اور اس کے سیکرٹری مسٹر موہن جوشی جن کا تعلق راجستھان سے ہے اس تنظیم نے تین حصوں پر مبنی ایک نقشہ اپنے تمام ارکان میں تقسیم کیا ہے نقشے کے پہلے حصے میں مہا بھارت کے دور کا عکس پیش کیا ہے، جس میں کمپوچیا اور سعودی عرب کو بھی مہا بھارت کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ سعودی عرب کو عربستان (ARBESTAN) اور مکہ معظمہ کو مکیش (MECCES) کا نام دیا گیا ہے اور کمپوچیا کو کمبوج (KAMBOJ) ...

گیا ہے، نقشے کے دوسرے حصے میں ہندوستان میں مسلمان تنظیمیں دکھائی گئی ہیں جبکہ تیسرے حصے میں عیسائیوں کو دکھایا گیا ہے، اور اس نقشے کی شکل اس طرح ہے کہ جیسے عیسائی ہندوستان کو عیسائی سرزمین بنا رہے ہیں یعنی ان تینوں کا اگر غور سے جائزہ لیا جائے تو نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نقشے میں تمام علاقوں کو ہندوؤں کا علاقہ قرار دیا گیا ہے، اور مسلمان اور عیسائی جن علاقوں میں ہیں ان پر مسلمانوں کو ناجائز قابض اور غاصب تصور کیا گیا ہے اور ان نقشوں پر مشتمل پمفلٹ پورے ملک میں تقسیم کئے گئے۔

اس تنظیم کے سربراہوں میں لیفٹیننٹ جنرل امراؤ سنگھ (UMRAO SINGH) بھی شامل ہیں، ۸۲-۱۹۸۱ء کے دوران موہن جوشی، امراؤ سنگھ اور مہاراجہ آف جے پور نے اپنے پیغام کو ہندوستان کے ان دس ہزار گاؤں میں پھیلایا جن میں اکثر مسلمان ہیں اور غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں، گاؤں کے افراد کو ہندو بنانے کے لئے کارکنوں کے ذریعے مالی امداد بھی دی گئی اور اس جماعت نے پروپیگنڈہ کے لئے بہت ہی منظم طریقے اختیار کئے ہیں، اس تنظیم کے دو مقاصد ہیں ایک تو یہ کہ ہندوؤں کی ان ذاتوں اور فرقوں کو جو اسلام سے رغبت رکھتے ہیں قبول اسلام سے روکا جائے۔ دوسرا یہ کہ بھارت کے ان مسلمانوں کو جو معاشی بدحالی کے باعث نظریاتی طور پر متزلزل ہیں، انہیں مالی امداد کے ذریعے یا دوسرے سیاسی و غیر سیاسی حربوں کے ذریعے ہندو مذہب کی طرف راغب کیا جائے اور ان کو ہندو بننے پر مجبور کیا جائے۔

اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری موہن جوشی ایک مرتبہ کہا کہ عیسائی اور مسلمان جہاں کہیں بھی جاتے وہ اس علاقے کے اصل باشندوں کو تباہ کرتے تھے، آج جو لوگ مختلف مذاہب کے ہندوستان میں آباد ہیں ان سب کا کلچر ایک تھا جسے ختم کر دیا گیا اس نے مزید بیان یہ کہا کہ اسلام کی اشاعت نے متعدد کلچرز کا خاتمہ کر دیا اور ان کی انفرادی شناخت کو ختم کیا موہن جوشی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی آمد اور یہاں کے مقامی باشندوں کے قبول اسلام سے ہندو کلچر کو بہت نقصان پہنچا اس پس منظر میں ہندوستانی مسلمانوں کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ان کا اور ہندوؤں کا کلچر ایک ہے، ان کی تہذیب و تمدن ایک ہے جسے اسلام نے جدا کر دیا ہے حالانکہ وہ یہ بھول گئے کہ کلچر اور تہذیب و تمدن کا تعلق مذہب سے ہوتا ہے نہ کہ سرزمین سے، مسلمان جہاں ہے جہاں ہے وہ مسلمان ہی رہتا ہے، اور اسلام ہی اس کا کلچر ہو سکتا ہے۔

الزام لگایا کہ مسلمانوں نے سلطان غوری سے لیکر اورنگزیب تک ہندوؤں کو اذیتیں دیں اور انہیں مسلمان بنایا ان کے مطابق ہندو ازم ایک مذہب نہیں ہے بلکہ یہ ایک قومیت ہے، اور ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کی حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے بڑی تعداد میں ہندوؤں کو مسلمان بنایا اور پھر ان کی نسل کو ہندو قوم سے متنفر کیا اور جس کے باعث علیحدگی کی تحریک چلی، موہن جوشی نے یہ بھی الزام لگایا کہ عیسائی اور مسلمان ہندوستانی قوم کو دو حصوں سے زیادہ ٹکڑوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں پر ہم صرف اتنا کہیں گے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس کا پیغام تمام انسانوں کے لئے ہے یہ کہنا غلط ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے ظلم و تشدد کر کے ہندوؤں کو مسلمان بنایا بلکہ اگر ہندوستان پر غیر مسلم مصنفین کی لکھی ہوئی کتابوں کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی لوگوں نے مسلم صوفیائے کرام کے پاکیزہ عمل، رواداری، تقویٰ اور زہد سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ہندوستانی مبلغوں اور خود مسٹر موہن کے پاس اس سوال کا جواب ہے کہ اگر بفرض محال ماضی میں مسلمان حکمرانوں نے زبردستی ہندوؤں کو مسلمان بنایا تھا لیکن اب ہندوستان پر ہندوؤں کی حکومت ہے مسلمان اقلیت میں ہیں، لیکن اس کے باوجود گذشتہ

دونوں ہزار ہریجنوں کے علاوہ دوسرے ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ کیا ان لوگوں کی گردنوں پر تلوار رکھ کر بتایا گیا کہ وہ اسلام قبول کریں؟ کیا ان کو مالی امداد دلا دیا گیا تھا جس کی بنا پر انہوں نے اسلام قبول کیا؟

وشوا ہندو پریشد تنظیم مختلف گاؤں میں اپنے کیمپ لگاتی ہے جس میں ان گاؤں کے افراد کو اکٹھا کیا جاتا ہے، اور پھر اس تنظیم کے ارکان خطاب کرتے ہیں جس میں وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ ان آباؤ اجداد کی اولاد ہیں جو کہ ان علاقوں میں زمیندار اور جاگیردار تھے، اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں جب ان کو شکست ہوئی تو انہیں مسلمان ہونے پر مجبور کیا گیا اور زبردستی مسلمان بنا لیا گیا۔

یعنی یہ ایک طریقہ تبلیغ ہے کہ مسلمانوں کو یہ بتایا جائے کہ ان کے آباؤ اجداد ایک تھے، ان کا کلچر ایک تھا ان کے بزرگوں کا مذہب ہندو تھا یہ باتیں کر کے وہ مسلمانوں کو قومیت کا دھوکہ دے کر اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں، اور ان کا یہ کہنا کہ ہندو ازم مذہب کے بجائے ایک قومیت ہے اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک مذہب کی کوئی اہمیت نہیں ہے، بلکہ وہ قومیت کو ترجیح دیتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی وہ یہ سبق دینا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلم قوم کی بنیاد مذہب ہے اور مذہب کی بنیاد پر ہی مسلم قوم تشکیل پاتی ہے اسلام قومیت کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ تاریخ انسانی میں قوموں کے درمیان جو جنگیں لڑی گئیں، ان کے پیچھے قومیتی ہی کارفرما تھیں، جس نے دو قوموں کے افراد میں ایک دوسرے پر برتری کا احساس و جذبہ پیدا کیا۔ اور اسی احساس اور جذبے نے کروڑوں انسانوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اور ایک قوم نے دوسری قوم کے افراد کو بے دردی سے قتل کیا، یہی وجہ ہے کہ اسلام قوم کی بجائے مسلمانوں کو ایک ملت یا امت کے نام سے پکارتا ہے۔

ہندوؤں کی مذکورہ بالا تنظیم کا طریقہ تبلیغ بھی بہت عجیب و غریب ہے جس سے وہ سادہ لوح اور مذہبی اصولوں سے ناواقف مسلمانوں کو ہندو بناتے ہیں۔ ایک ایسی تقریب کا وہ منظر ہم یہاں بیان کرتے ہیں جو کہ ایک ہندوستانی نے بیان کیا ہے۔ جس میں وہ خود موجود تھا۔

"آدھی رات کا وقت تھا راجستھان کے ضلع بیاوا کے ایک گاؤں کے سکول میں تین ہزار کے قریب گاؤں کے لوگ وہاں قطار میں بیٹھے ہوئے تھے مسلمان تھے اور انہیں ایک خصوصی فلم دکھائی جا رہی تھی یہ فلم کسی کی فلم انڈسٹری نے عام لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں بنائی تھی بلکہ یہ ایک خاص مقصد کے لئے اور ایک خاص کمپنی نے بنائی تھی۔ اسے وشوا پریشاد انگرا یونٹ نے اس گاؤں میں دکھانے کے لئے بھیجا تھا اس فلم کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹہ تھا اس فلم کے ساتھ ایک اور فلم بھی تھی جو چوہان قوم کی تاریخ پر مبنی تھی، جب فلم کا وقفہ ہوا اور فلم کی ریل تبدیل کی جانے لگی تو اس وقت انتظامیہ کے افراد میں سے ایک فرد اٹھا اور اس نے وہاں پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو ایک لیکچر دیا جس میں اس نے وہاں پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو کہا کہ ان کے آباؤ اجداد کو طاقت کے ذریعے مسلمان بنایا گیا تھا اور پھر اس نے ان کے بزرگوں یعنی ہندوؤں کی بہادری اور جانفروشی کی من گھڑت کہانیاں سنائیں

نقشے میں سعودی عرب اور کمپوچیا کو بھارت کا حصہ دکھایا گیا ہے



ایک بھارتی مسلمان عورت

اور قتل اور مسلمانوں کے ظلم و ستم کے جھوٹے قصے بیان کئے اور کہا کہ ہندو قوم کو مسلمانوں کی ناانصافیوں کی وجہ

مسلمانوں کو بتایا جاتا ہے کہ کس طرح ان کے آباؤ اجداد کو زبردستی ہندو سے مسلمان بنایا گیا تھا

سے بہت نقصان پہنچا پھر وہ ہاتھ سامعین کی طرف پھیلاتے ہوئے کہتا ہے کہ آج ہم ان بہادر ہندوؤں کی اولاد ہیں کو ہندو ازم کی طرف بلاتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جان دے دی آج پھر ہم ہندو قوم کو یکجا کرنا چاہتے ہیں، اس قسم کے جذباتی الفاظ استعمال کر کے منظر دیکھنے کے لئے آئے ہوئے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کئے گئے اور نتیجتاً وہاں پر بیٹھے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں نے ہندو مذہب قبول کر لیا۔ اور اسی طرح ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بابا رامدیو کے مزار پر ایک تقریب ہوئی اور اس تقریب کو اس تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے خطاب کیا اس کے لیکچر کا موضوع "عظیم ہندو ازم" تھا جس میں اس نے کہا کہ ہندو ازم عظیم ہے اور دنیا میں اس کی قبولیت کی طرف مائل ہو رہی ہے اس نے وہاں پر بیٹھے ہوئے افراد کو کہا کہ آپ کے بزرگوں کو طرف واپس خوار کرنے کے لئے مسلمان بنایا گیا تھا یہ بات سنکر وہاں پر بیٹھے ہوئے کاٹھیا خاندان کے چودھری نور خان نے اپنے بزرگوں کے مذہب کی طرف لوٹنے کا اعلان کر دیا، اعلان پر مزید وضاحت مجلس نے سامعین کو بتایا کہ اور تمبر ۱۹۸۱ء ملک ہیدی (KHEDI) کا گاؤں کے چند سو مسلمان ہندو بن چکے ہیں۔

ایک مرتبہ وشوا ہندو پرشاد کے ایک اہم عہدیدار سے پوچھا گیا کہ آپ اپنی سرگرمیوں کو خفیہ کیوں رکھتے ہیں اور ان کی تشہیر کیوں نہیں کرتے تو اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی کارروائیوں اور سرگرمیوں کو شہرت دیں اور کھلم کھلا پروپیگنڈہ کریں تو مسلمانوں کی جماعتیں شور شرابا کریں گی۔ اور نتیجے کے طور پر ہماری جماعت پر پابندی عائد ہو جائے گی۔ اور ہماری سرگرمیوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا اس لئے ہماری تحریک کی کامیابی کا بنیادی پہلو ہماری خاموشی ہے۔

ہم صرف کام کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم محسوس کر رہے ہیں کہ ہم راجستھان کے اخبارات کی نظروں میں آ گئے ہیں۔ وشوا ہندو پرشاد کی تنظیم کی سرگرمیوں کا مختصر سا خلاصہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کس طرح عیار ہندو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے اسلام سے دور لے جا رہے ہیں اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش بھی ہے اور اس سازش کے پس منظر پر غور کیا جائے تو یہی بات، دو رخی خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ جو ہمیشہ سے غیر مسلموں کو مسلمانوں سے رہا ہے ذریعے کی دو نشانیاں ہیں: ہم نے سامنے والے دشمنوں اور مسلمانوں کو شکست دی اور اسلام کے خلاف عالمی سطح پر آفاقی اصولوں سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، آج کا ہندو پاکستان کے وجود اس

قدر خائف ہے کہ اسے ہر وقت یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں ہندوستان مزید تقسیم نہ ہو جائے اور جس طرح سے مسلمانوں کی آبادی بڑھ رہی ہے کہیں پورا برصغیر ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کا ملک نہ بن جائے اسی خطرے کے پیش نظر انہوں نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی، اس تنظیم کے قیام اس کی سرگرمیاں اور کارروائیاں تمام مسلمان ممالک کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں ہمیں اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے اور ہندوستانی مسلمانوں کو اس خطرے سے آگاہ کرنا چاہئے تاکہ اس قسم کی ہندو عیاریوں سے ہوشیار رہیں اور اس کا سدباب کریں اور ہندوستانی حکومت سے مطالبہ کیا جانا چاہئے کہ وہ اس تنظیم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے کیونکہ بھارتی آئین کے مطابق اقلیتوں کو مکمل طور پر مذہبی تحفظ حاصل ہونا چاہئے اور ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کی جا سکتی مزید برآں یہ کہ جب مسلمان ممالک میں اقلیتوں کو مکمل طور پر مذہبی آزادی حاصل ہے اور کوئی بھی ایسی تنظیم نہیں ہے کہ جو جھوٹے قصے سنا کر ہندوؤں کو مسلمان بناتی ہے یا انہیں مالی امداد دیکر یا ان کے مذہب و نظریات کے بارے میں غلط نظریات پھیلا کر انہیں بدراہ و گمراہ کرتی ہے۔ تو تمام مسلمان ممالک خصوصاً علمائے اسلام کو اس مسئلے پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

اگر ہم بھارت کی اس خفیہ تنظیم کی سرگرمیوں کو آسام میں ہونے والے قتل عام کے پس منظر میں دیکھیں تو تصویر کے کچھ اور رخ بھی ہمارے سامنے آتے ہیں یعنی آسام میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اس لئے ہوا کہ وہاں پر مسلمان زور پکڑتے جا رہے تھے، اور کم درجے کے ہندو اسلام کی طرف مسلمانوں کے حسن سلوک اور رواداری پر مبنی عمل کے باعث راغب ہو رہے تھے اور اسی طرح جب ہزاروں ہریجنوں نے اسلام قبول کیا اور اس کے ساتھ ہی قبول اسلام کی ایک تحریک کا آغاز ہوا تو اس سے برہمن ذات کے اقتدار کو خطرہ محسوس ہونے لگا کیونکہ برہمن ہندوؤں کی تعداد دوسری ہندو قوموں سے بہت تھوڑی ہے اور قلیل ہونے کے باوجود اکثریت پر حکمرانی کر رہی ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے کہ جس سے ان کے اقتدار کو خطرہ لاحق ہو تو وہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان فسادات کرا دیتے ہیں، اسی طرح آسام میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اس میں بھارت کی حکمران جماعت ملوث ہے اور ہٹلر نما تولوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جن ہندوؤں نے مسلمانوں کے معصوم بچوں اور عورتوں اور بوڑھوں کے علاوہ نوجوانوں کو قتل کیا ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی یہ سب کچھ کیوں ہوا اس پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مسلمان کو آسام میں اس لئے قتل کیا گیا تاکہ وہ ہندو نوجوان جو اسلام کی طرف مائل ہیں اور یہ سوچنے لگیں کہ جب مسلمانوں کو کوئی تحفظ نہیں ہے اگر ہم نے اسلام قبول کر لیا تو پھر نہ جانے ہمارے ساتھ کیا ہوگا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ خوف و ہراس پھیلانے کے لئے کیا گیا تھا دوسری بات یہ کہ وشوا ہندو پرشاد تنظیم کے لیڈر جو یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو اس لئے خفیہ رکھتے ہیں کہ کہیں حکومت ان کی جماعت کو ممنوع قرار نہ دے دے، ہمارے خیال کے مطابق ان کے اس بیان میں کوئی صداقت نہیں ہے کیونکہ اس تنظیم کے سرکردہ رہنماؤں میں بھارتی فوج کے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل امراؤ سنگھ بھی شامل ہیں۔

اس تنظیم کی کارروائیوں کی حکومت کو علم نہیں ہے بلکہ وہ اپنی سرگرمیوں کو اس لئے خفیہ رکھتے ہیں کہ مسلمان علماء اور مسلم ممالک کو علم نہ ہو کیونکہ جب سرگرمیوں کا علم مسلم علماء یا مسلم ممالک کو ہوگا تو وہ فوراً احتجاج کریں گے اور وہ اپنی سرگرمیوں کو کھلم کھلا یا خفیہ طور پر جاری نہیں رکھ سکیں گے کیونکہ ہندوستان کے مسلم علماء ان کے مقابلے پر آ جائیں گے اور وہ اپنے مذہبی پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنا سکیں گے۔

چالیس سال کی عمر میں ذہنی ترقی رک نہیں جاتی!

عمر کے ساتھ تمام تر اعصاب میں ایک نمایاں تبدیلی رو بہ زوال واقع ہوتی ہے اس میں مغز یعنی بھیجہ کا سکڑنا بھی شامل ہے۔ ڈنڈی یونیورسٹی کے ڈاکٹر ہوبارڈ اور ڈاکٹر جان اینڈرسن کی طبی تحقیق کے مطابق عورتوں کا مغز مرد کے مغز کے مقابلہ میں دس سال پہلے سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ ان ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق جس کی اشاعت "لان سیٹ" نامی طبی جریدہ میں ہوئی ہے عورتوں کا مغز چالیس سال ہی کی عمر میں سکڑنے لگتا ہے مگر مرد کا مغز پچاس سال کی عمر میں سکڑنا شروع ہوتا ہے۔ مغز یا بھیجہ کے سکڑنے کے معنی اس کے وزن میں کمی واقع ہونا ہے۔ مگر ان ڈاکٹروں کو جو بات متحیر کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ۵۰ سال کی عمر میں خواتین بڑے بڑے کارنامے انجام دیتی ہیں اور ادبی ڈگریاں حاصل کرتی ہیں تو یہ کیسے ممکن ہوتا ہے۔ دوسری حیرت ان ڈاکٹروں کے لئے راز بنی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان کو یہ نہیں معلوم کہ عورتوں کے مغز کے وزن میں کمی اتنی کم عمری میں مغز کے سیل ضائع ہو جانے یا بھیجہ کے رقیق مادہ کے خشک ہو جانے سے واقع ہوتی ہے۔

مگر خواتین کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ مرد کے مغز کے سکڑنے کی رفتار بہ نسبت عورت کے مغز کے سکڑنے کی رفتار سے کہیں زیادہ ہے اس لئے مرد کے مغز کا سکڑاؤ عورت کے مغز کے متوازی بہت جلد ہی آ جاتا ہے۔

مگر خواتین کو یہ جاننا چاہیئے کہ عالمی شہرت رکھنے والی خواتین اپنی زندگی کے نقطۂ عروج پر صرف عمر رسیدہ ہونے کے بعد ہی پہنچیں۔ اندرا گاندھی، مسز تھیچر اور ماضی میں گولڈا میر ایسی ہستیوں کی طرف چند مثالیں ہیں۔

مردوں کو چرچل، جناح، گاندھی، مائیکل فٹ، ریگن اور صدر ٹیٹو کی شخصیتوں سے ہمت افزائی حاصل کرنا چاہیئے۔ چرچل ۷۰ سال پہلے عالمی شہرت نہیں حاصل کر سکے جناح اور گاندھی کی ذہانت زندگی کے آخر تک اس کا ساتھ دیتی رہی اور مائیکل فٹ کی ۷۰ سال کی عمر میں حاضر دماغی اور علم تقریر زندہ جاوید مثال ہے اور صدر ریگن ۷۰ سال کے بعد اور ایک گولی کھائی ہوئی حالت میں بھی اولوالعزمی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں اور صدر ٹیٹو بستر مرگ پر ۸۴ ویں سال میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالے رہے۔ ان لوگوں کے مغز بھی بہر حال سکڑ رہے تھے مگر انکی ذہانت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

تو داڑھی مونڈتی رہیں اور پرسکون طریقے سے ڈبلیو سی اے (جو میں زچہ میاںؤں کا ادارہ ہے) میں کافی عرصہ تک استقبالیہ کی میز پر کام کرتی رہیں۔ مگر ایک دن وہ داڑھی مونڈتے مونڈتے عاجز آ گئیں تو انہوں نے داڑھی بڑھا ڈالی۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ایک چیز اللہ نے دی ہے تو اس سے کیوں چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ باس کو یہ بات ناپسند آئی اور ان کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔

خاطر کو ملحوظ رکھنا

یہ سچا واقعہ ہے۔ ایک محترمہ اپنے شوہر کے ساتھ ساڑھیاں خریدنے گئیں۔ دکان کے ایک کونے میں انہیں دو رنگ کی ساڑھیاں رکھی ہوئی دکھائی دیں ایک گلابی رنگ کی اور دوسری نیلی انہوں نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ ان کو کونسا رنگ پسند ہے۔ انہوں نے کہا نیلا۔ محترمہ نے دونوں ساڑھیاں خرید لیں جب شوہر نے پوچھا کہ اسکا کیا مطلب تو محترمہ نے فرمایا کہ حقیقت میں انکو گلابی رنگ پسند ہے مگر وہ شوہر کی خاطر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہتی تھیں۔ اس لئے دونوں ساڑھیاں خرید لیں۔

فلک بوس عمارتیں اور ذہنی توازن

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے فلک بوس عمارت میں رہنے والے عموماً کسی نہ کسی نفسیاتی مرض کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اکثر لوگ اس ملک میں اس قسم کی عمارتوں میں رہائش پذیر ہونے سے گریز کرتے ہیں۔

مگر یہ معلوم کر کے آپ کو تعجب ہوگا کہ فرانس میں جتنی زیادہ بلندی پر فلیٹ ہوگا۔ اسکا اتنا ہی زیادہ کرایہ ہوگا۔

شہزادہ چارلس کی شخصیت کے مختلف پہلو

پرنس چارلس نے مختلف مواقعوں پر حال ہی میں جو تقاریر کیں ہیں ان سے ان کی شخصیت، کردار، ذہنی بلوغت اور علمیت کا پورا اندازہ ہوتا ہے پہلا تاثر تو یہ ہوتا ہے کہ ان کو اپنے والدین کی پوری محبت اور شفقت میسر آئی ایک مرتبہ پولیس کے افسران بالا سے خطاب کرتے ہوئے ان کا یہ فرمانا کہ ارتکاب جرائم کا رجحان صرف ایسے شخص میں پیدا ہوتا ہے جو کہ گھر کے پرسکون اور پر محبت ماحول سے محروم ہو اس میں شک نہیں کہ جو والدین کی حب سے محروم رہا ہو اس کا سنگدل بن جانا کوئی حیرت انگیز بات نہیں، اسی سلسلے میں انہوں نے ملاتائل ان جرائم کا حوالہ دیا جس میں معصوم اور معمر شخصیتوں کو زد و کوب کیا گیا۔

شہزادہ ہونے کے باوجود وہ بے پناہ جانفشانی کے ساتھ انتہائی منظم قسم کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں، مہم جوئی سے دلچسپی نے ان کو ایک کامیاب تیراک، سمندری غوطہ خور، شہسوار اور ہوا باز بنا دیا ہے نیز فوجی تربیت نے ان کی شخصیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں، ان کے اپنے الفاظ کے مطابق فوجی تربیت کی سختیاں آپ کے کردار کے ان چھپے ہوئے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی ہیں جن کا خود کو بھی علم نہیں ہوتا تھا جب انہوں نے پولیس افسران کو یہ مشورہ دیا کہ نوجوان مجرموں کو بجائے جیل بھیجنے کے فوجی تربیت کا مزا چکھانا چاہیے تو وہ بالکل حق بجانب تھے بے شک یہ مجرموں کے حق میں ایک اصلاحی قدم ہوگا یہ چیز پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ محض سزا انسان کو ارتکاب جرم سے باز نہیں رکھ سکتی۔ شہزادہ چارلس کی شخصیت کا دوسرا رخ جو ان کی تقاریر سے اجاگر ہوتا ہے وہ ان کی نیک دلی اور مذہبی رواداری ہے ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان کو نہ صرف دنیاوی امور کو سنبھالنے کی تربیت دی گئی بلکہ ان کو دینی اور روحانی تربیت بھی دی گئی، انہوں نے کینسر کے علاج کے سلسلے مرکزی افتتاحی تقریر میں جو کچھ کہا وہ اس امر کی دلیل ہے۔

اگر کینسر کا مریض غیر مروجہ طریقۂ علاج سے اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے تو کوئی سبب نہیں کہ اس طریقۂ علاج کو آزمائش کا موقع نہ دیا جائے۔ شہزادہ چارلس انتہائی رقیق القلب اور انصاف پسند واقع ہوئے ہیں پچھلے سال جس طرح انہوں نے معذور لوگوں کے لئے اظہار ہمدردی کیا وہ اپنی مثال آپ ہے اس کے علاوہ حال ہی میں انہوں نے نسلی امتیاز کی پر زور الفاظ میں مذمت کی، انہوں نے کہا کہ نسلی تعصب انتہائی وحشیانہ غیر اخلاقی، غیر فطری اور غیر انسانی رجحان ہے۔

پرنس چارلس کے طرز فکر میں ایک فلسفیانہ جھلک پائی جاتی ہے وہ سوال نے نسل کے پرستار ہیں۔ اس ناصحہ جلاوطن روسی ادیب کی کتابوں کے مطالعے نے ان کے دل میں اور ... پیدا کر دیا ہے البرٹا یونیورسٹی (کینیڈا) میں انہوں نے جو تقریر کی اس سے پتا چلتا ہے کہ زندہ ہوا کہ کرۂ ارض کے کسی حصے میں بھی ایسے ہی نوع انسان کے لئے دل میں بے پناہ درد رکھتے ہیں جن کے گلے میں کسی نہ کسی قسم کی غلامی کا طوق پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا جو اقوام دنیا پر کلیتاً حاوی ہونا چاہتی ہیں ان کی مذہب سے مخالفت کی بنیادی اختلاف کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ ان کی ہوس اقتدار اس کا واحد سبب ہوا کرتی ہے ایسا اقتدار کی ہوس رکھنے والی قوم مذہبی انسان سے صرف اس لئے گھبراتی ہے کہ وہ باطنی اعتبار سے اپنی روح کے گوشے میں دنیاوی طاقتوں اور سیاسی پابندیوں سے بالاتر رہتا ہے۔

انہوں نے قوت عقیدت اور طاقت روحانی پر اپنے بھروسہ کا اظہار کیا اور فرمایا ہم سب میں ایک بے پناہ قسم کی باطنی طاقت چھپی ہے جو کہ اور تمام دنیاوی طاقتوں سے کہیں زیادہ طاقتور ہے مگر ہم اس طاقت سے واقف نہیں۔ اس لاعلمی کا سبب یہ ہے کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ کس طرح اس چھپی ہوئی باطنی طاقت کو بروئے کار لائیں۔ سولزے نٹسن کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب اس ادیب نے یہ کہا کہ ایک باہر سے مشاہدہ کرنے والے انسان کو مغربی دنیا کی جو واحد خامی نمایاں طور پر نظر آتی ہے وہ کوتاہی اور جرأت کی کمی ہے انہوں نے فرمایا کہ غالباً سولزے نٹسن ایسی ہی باطنی طاقت کی طرف اشارہ کر رہے تھے جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور یہی وہ چیز ہے جسے مغربی دنیا بھول چکی ہے۔

اطاعت والدین بھی ان کے کردار کا جزو ہے آپ کو یاد ہوگا کہ اپنی شادی کے موقع پر انہوں نے عین پالکی پر کھڑے ہوتے اپنی دلہن کو آج سے دو سال قبل بوسہ دیا تھا تو پہلے اپنی والدہ محترمہ سے اجازت لی تھی، آج وہ تصویر دنیا بھر کو رنے میں چھاپی جا رہی ہے۔

قسمت کی بات

ایک انتہائی معمر اور ضعیف شخص کو ایک پارسل ملا مگر اس میں سے ٹک ٹک کی آواز آ رہی تھی۔ اسے شک ہوا کہ اس میں کہیں ٹائم بم نہ ہو۔ لہٰذا اس نے پارسل پولیس کے حوالے کرتے ہوئے درخواست کی کہ اسکو تباہ کر دیا جائے۔ مگر قسمت کی بات کہ اسی پارسل میں ایک انعامی سونے کی گھڑی تھی جو کہ اسی معمر شخص کو نیشنل بینک آف امریکہ نے چالیس سالہ خدمات کے سلسلے میں بطور تحفہ بھیجی تھی۔

حسین بیوی اور بدصورت داشتہ

اس ہفتے ایک انتہائی مقبول روزنامہ کے الجھنوں کے کالم میں ایک محترم نے نہایت دلچسپ قسم کا سوال کیا۔ ان کی بیوی انتہائی حسین ہے اور وہ اس سے بے پناہ محبت بھی کرتے ہیں پھر بھی وہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ وہ کیوں ایک بدصورت شادی شدہ عورت سے محبت کر بیٹھے اب نہ انکو طلاق دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اس غیر عورت سے کھلے بندوں محبت کر سکتے ہیں۔ ان کا سوال یہ تھا کہ وہ اس قسم کی الجھن میں کیسے پھنس گئے۔ بظاہر وہ ایک نارمل انسان ہیں۔ غالباً ان حضرت کا یہ کوئی نیا تجربہ نہیں ہزاروں اور لوگ بھی اسی زمرہ میں آتے ہیں الجھنوں کے جواب دینے والی ایڈیٹر نے جو مشورہ دیا اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس غیر عورت سے حتی الوسع گریز کریں۔

نفسیات کے ماہرین کا کہنا جو کچھ ہو وہ تو ایک طرف مگر ہر صحیح العقل انسان کو عام فہمی کی روشنی میں ایک نہایت عمدہ جواب مل سکتا ہے ہماری زبان میں اسکو "چھچھوری کے بیر میٹھے ہوتے ہیں" کہا جاتا ہے۔ ان حالات میں اگر چند سادہ قسم کے بنیادی امور کا تجزیہ کیا جائے تو ہمیں بے پناہ ذہنی روشنی مل سکتی ہے۔ اس قسم کے منفی رجحان کا انحصار پہلے تو اخلاقی قدروں پر ہے۔ دوسرے ہماری قوت ارادی پر جس پر اتفاقی طور سے ہم کو پوری قدرت حاصل ہے اور تیسرے فطرت انسانی کی بنیادی کمزوری اس قسم کے رجحانات کا سد باب نہ تو صنفی تشنگی کی تسکین اور نہ ہی بیوی کا حسن کر سکتا ہے۔ اس کا واحد حل مثبت آہنی قوت ارادی، خودداری، بلند کرداری اور اگر ملائیت نہ تصور کیا جائے تو خوف خدا ہے۔ کاش ہمارے یہ انگریز دوست اسی مشورہ کو اپنی زبان میں سن لیتے۔

دربارہ سنگھ کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات

مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار دربارا سنگھ جو کانگریس (آئی) کے رکن ہیں کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں شدید کھچاؤ اور ہنگاموں میں جھگڑے ہوتے مشرقی پنجاب میں اکالی دل اور خالصتان کے حامی سکھوں کا یہ مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے کہ سردار دربارا سنگھ کو مستعفی ہو جانا چاہیئے لیکن وہ ابھی تک لندن میں کرا نہیں شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ دینا چاہیئے اس پس منظر میں اس امر کا شدید خطرہ ہے کہ علیحدگی پسند سکھ سردار دربارا سنگھ کو "دوسرے طریقے" سے منظر سے ہٹانے کی کوشش کریں چنانچہ مرکزی وزارت داخلہ نے صوبائی پولیس حکام کو ہدایت کی ہے کہ وزیر اعلیٰ کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے جائیں۔

اچھی انگریزی بولتے ہیں

انگریز آپس میں ایک دوسرے کے طرز تکلم پر بہت تبصرہ کرتے ہیں یہاں تک کہ لہجہ سے مختلف سوشل کلاس بھی منسوب کر دیئے گئے۔ لہجہ ان کے طبقاتی تعلقات سے بھی منعکس ہوتا ہے۔ ایک مقامی انگریز ان کی عقلمندی کی دلیل دیتا ہے کہ غیر ملکی لوگ جو یہاں آتے ہیں۔ سب سے بہتر انگریزی بولتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان کا یہ کہنا ایک حقیقت ہے۔ غیر ملکی انگریزی بحیثیت ایک ثانوی زبان کے سیکھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کی گرامر پر بھی پورا عبور حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جس کی مادری زبان انگریزی ہے وہ اس کی گرامر پر توجہ نہیں دیتا۔

آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا بعض ایشیائی لوگوں کی انگریزی سن کر مقامی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کو ایسا معلوم ہوتا ہے وہ ایک کتاب پڑھ رہے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب انکو ایشیائی شخص کی انگریزی میں کوئی غلطی نہیں ملتی تو ایک انگریز کے کانوں کو کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ چھپے ہوئے الفاظ سن رہا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ روزمرہ کی انگریزی بول چال میں ہر قسم کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں مگر غیر ملکی سے غلطیاں سرزد ہونا ممکن نہیں بشرطیکہ وہ تعلیم یافتہ ہو۔ وہ لاشعوری طور پر صحیح انگریزی بولنے اور غلطی سے گریز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جوئے کی لعنت

حال ہی میں ڈاکٹر ایمینول موران جو کہ جوئے کے اثرات پر تحقیق کرنے والی برطانوی سوسائٹی کے چیئرمین ہیں نے فرمایا کہ جوئے کی لعنت گہری نفسیاتی جڑیں رکھتی ہے ان کی تحقیق کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایک ناقابل اصلاح پکا جواری اگر جوئے کی لت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جوئے کی لت اتنی ہی گہری جڑیں رکھتی ہے جتنی کہ شراب نوشی، ڈرگ اور تمباکو نوشی کی ہوا کرتی ہے۔ ایک انتہائی حیران کن بات جو مزید تحقیق سے ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ شراب خوری (منشیات) ڈرگ یا تمباکو نوشی کا شکار انسان جب ان چیزوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں مزاج چڑچڑاہٹ، جھنجھلاہٹ، پژمردگی اور دنیا سے گریز کرنے کے رجحانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہو بہو اسی ہی قسم کے علامات ایک جواری میں نمایاں ہوتی ہیں جب وہ اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بیروزگاری سے تنگ آ کر

پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ اور کسٹم کے اینٹی سمگلنگ اسکواڈ نے چار غیر ملکی باشندوں کو سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا ان میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ نارکوٹکس کنٹرول بورڈ نے ہوٹل پیٹرول سے ایک برطانوی باشندے برنارڈ انتھونی ڈونوان کو ۴ کلوگرام ہیروئن سمیت گرفتار کر لیا برنارڈ ۱۷ اگست کو لندن سے کراچی پہنچا تھا۔ یہ شخص اس وقت سے کراچی کے مختلف چھوٹے ہوٹلوں میں مقیم تھا اپنے پروگرام کے آخری مرحلے میں وہ چند روز قبل ہوٹل پیٹرول منتقل ہوا تھا۔ اسی دوران پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے مخبروں نے اطلاع دی جس وقت چھاپہ مارا گیا ملزم برنارڈ ۴ کلوگرام ہیروئن کو خصوصی طور پر بنائے گئے کیمرے کیس میں چھپانے میں مصروف تھا ملزم نے گرفتاری کے بعد بتایا کہ وہ ایک طویل عرصہ کی بے روزگاری سے تنگ آ گیا تھا اور اپنے اہل خاندان کی معقول دیکھ بھال کے لئے اسے رقم کی شدید ضرورت تھی اور اسی ضرورت کے پیش نظر اس نے بطور کیریئر ۴ کلوگرام ہیروئن کراچی سے ہالینڈ پہنچانے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ اس کو یہ ہیروئن ہالینڈ میں کسی شخص کے حوالے کرنا تھی جس کے معاوضہ کے طور پر اسے ۵ ہزار پاؤنڈ ملنے تھے

عورت کی داڑھی منڈانے کا حکم دے دیا گیا

عورتوں کی بھی داڑھی نکل آتی ہے مگر یہ ان کا کوئی ذاتی قصور نہیں ہوتا ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یا تو یہ ورثہ میں ملتی ہے یا ہارمونس کے غیر متوازن ہو جانے سے ہارمون ان کیمیاوی عروق کو کہتے ہیں جو غدود سے نکلتے ہیں۔ ان کیمیاوی مرکبات کا جسم کے مختلف حصوں پر مختلف قسم کا اثر پڑتا ہے۔ ان امریکی محترمہ کے سن بلوغت سے ہی داڑھی نکل آئی تھی وہ کافی عرصہ تک

پہاڑ سے گرے ہوئے انسان کے کھڑے ہونے کا امکان ہے لیکن نگاہوں سے گرا ہوا انسان کبھی کھڑا نہیں ہوا۔

اس ہفتے کا منتخب افسانہ

اختر شہاب

شارٹ کٹ

اس شخص نے زندگی میں کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کیا تھا



سفارش سے مستقبل کی خاطر شارٹ کٹ لینے والے نوجوانوں کے لیے جوابِ صورتِ تصویر

آج کل میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ وقت پر دفتر پہنچ جاؤں۔ حالانکہ گزشتہ دس سالوں میں ایسا اتفاق کم ہی ہوا ہوگا کہ میں وقت پر دفتر پہنچا ہوں۔ دفتر جلدی جاؤں یا دیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ میرا باس میرے کام سے بہت خوش ہے اگر میں دیر سے جاؤں تو بھی کام ختم کرکے گھر جایا کرتا ہوں میں نے آج کا کام کل پہ کبھی نہیں چھوڑا۔ عہدے کے لحاظ سے میں اس وقت سٹینو گرافر ہوں۔

آج سے دس سال پہلے میں بحیثیت ٹائپسٹ بھرتی ہوا تھا تو اس وقت میرے باس ایڈورڈ سولومن نے رانا برادرز کے نام سے یہ کمپنی نئی نئی کھولی تھی۔ ان دنوں ٹائپ کرتے ہوئے مجھ سے اکثر غلطیاں ہوا کرتی تھیں کیونکہ میرے ہاتھوں کو قلم پکڑنے کی عادت تھی مشین پر چلنے کی نہیں اس لئے a کے بجائے s اور کامے کی جگہ فل اسٹاپ ٹائپ ہو جاتا۔ اکثر لائنوں کی سیٹنگ بھی غلط ہوتی۔ لہٰذا ایک خط کئی دفعہ ٹائپ کرنا پڑتا۔ رانا صاحب (ہم سولومن صاحب کو رانا صاحب کہتے تھے) میرے کام سے بہت ناراض تھے۔ وہ مجھ پر اکثر بگڑتے کہ ایک تو بار بار سیٹ نہیں ہو رہے ہو۔ اور دوسرے ٹائپسٹ بھی الوکھا ٹائپ ہے۔ آئندہ ایسی غلطی ہوئی تو وہ مجھے نکال باہر کریں گے مگر میں جانتا تھا کہ وہ مجھے نکال نہیں سکتے کیونکہ ایک تو میں اپنی عادت کے مطابق آج کا کام آج ہی ختم کرکے جاتا۔ مجھے ٹائپ کرتے کرتے انگلیاں دکھنے لگتیں اور دوسرے میں ایک غلطی دوبارہ کم ہی کرتا تھا رانا کو امید تھی کہ میں جلدی ہی ٹرینڈ ہو جاؤں گا اور پھر انہیں اتنی کم تنخواہ میں مجھ جیسا محنتی آدمی ملنا مشکل تھا۔ چنانچہ معاملہ یونہی چلتا رہا تھا مگر میں جانتا ہوں کہ سیکھنے اور کرنے سے ہی کچھ حاصل ہوتا ہے۔ بعد میں میں نے ٹائپ پر عبور حاصل کیا۔ شارٹ ہینڈ سیکھی اور ٹائپسٹ سے سٹینو گرافر ہو گیا۔ اب تو اس کام میں مجھے اتنی مہارت حاصل ہو گئی ہے کہ رانا صاحب جب مجھے ڈکٹیشن دینے لگتے ہیں تو ابتدا سے ہی مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کیا لکھوانا چاہتے ہیں۔ بعض اوقات تو میں ان کے بولنے سے پہلے ہی خط پہ رکھی ہوئی فائل دیکھ کر اندازہ لگا لیتا ہوں کہ خط کا مضمون کیا ہوگا۔ اب تو میرا باس میرے کام سے اتنا خوش ہے کہ پھر مجھے بھرے خط پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کرتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میں شاذ ہی کوئی غلطی کروں گا۔ اور وہ بھی نظر انداز کرنے کے قابل۔ یہی وجہ ہے کہ میں دیر سے جاؤں یا جلدی اسے پروا نہیں ہوتی کیونکہ اس کے تمام کام بروقت پورے رہتے ہیں۔

آج کل میں دفتر جلدی کیوں جا رہا ہوں اس کی اصل وجہ مس "بیلا" ہے جب میں بھرتی ہوا تھا تو دفتر میں ہم پانچ آدمی ہوا کرتے تھے۔ ایک میں ایک میرا باس جو منیجر کا کام بھی خود ہی کرتا تھا دو کلرک اور ایک چپراسی مگر آہستہ آہستہ جوں جوں کاروبار بڑھتا گیا آدمی بھی زیادہ ہوتے گئے۔ رانا صاحب نے ایک منیجر رکھ لیا۔ مجھے ترقی دے کر اسٹینو گرافر بنا دیا ایک کیشئر بھی آ گیا کلرک بھی دو کے بجائے چار ہو گئے اور چپراسی بھی دو ہو گئے۔ چنانچہ اب دفتر میں کل پندرہ آدمی ہو گئے ہیں۔ ابھی پچھلے ماہ کی بات ہے کہ منیجر نے سبکدوش ہونے کی درخواست دی۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کے بیٹے کا ٹرانسفر دوسرے شہر ہو گیا ہے اور وہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے لہٰذا اسے سبکدوش کر دیا جائے۔ رانا صاحب نے منیجر کو سبکدوش کرکے مجھے اس کے اختیارات دے دیئے میری جگہ مس بیلا کو بطور سیکرٹری بھرتی کر لیا۔ میرے ذمے اسے کام سکھانے کی ڈیوٹی لگا دی۔ ویسے

ایک بات ہے۔ بیلا کے آ جانے سے دفتر میں رونق آ گئی ہے اس سے پہلے عجیب سی بے رونقی طاری رہتی تھی ہر شخص آتا اپنا کام کرتا اور چل دیتا۔ مگر جب سے بیلا آئی ہے دفتر میں ہر شخص بدل سا گیا ہے۔ اور بابو جویاں کہلاتے ہیں ہمیشہ ایک میلی سی استری سے بے نیاز شیروانی پہن کر آیا کرتے تھے۔ اب ان کی شیروانی دھلی ہوئی ہو یا نہ ہو استری شدہ ضرور ہوتی ہے۔ ایک اگالدان انہوں نے لا کر رکھ لیا ہے۔ محبوب حسین کیشئر جس کے سر پر گنتی کے چند بال ہیں انہی کو سلیقے سے جما کر آیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی دن بھر چہکتے رہتے ہیں دوسروں کا کیا ذکر میں خود جو اپنے پیشے کے اعتبار سے خاصا محتاط آدمی ہوں اور عام زندگی میں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتا ہوں وقت پہ دفتر آنے لگا ہوں۔ اس سے پہلے میں یہ وقت ادھر ادھر گھوم پھر کر ہوشکار کی تلاش میں گزارا کرتا تھا۔ مگر جب روٹی گھر سے ملنے کی امید ہو تو ہوٹل میں کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ان باتوں سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کوئی فلرٹ ٹائپ انسان ہوں میں تو جنس کو ایک ضرورت سمجھتا ہوں۔ ایک بھوک جو کہیں بھی مٹائی جا سکتی ہے گھر میں نہ ملے تو ہوٹل بھی۔

اور پھر اچانک ہی بیلا سے میری دلچسپی بڑھ گئی۔ یہ مت سمجھئے کہ وہ کسی معجزے کے ظہور پذیر ہونے سے خوبصورت ہو گئی تھی۔ نہیں! وہ ویسی ہی تھی فرق صرف یہ تھا کہ مجھے یہ سراغ مل گیا تھا کہ یہ لڑکی کون ہے میرے ایک دوست اختر علی نے اچانک ہی یہ انکشاف کیا تھا کہ اس لڑکی کو اس نے رانا صاحب کے گھر دیکھا ہے۔ وہ میٹر ریڈنگ کا کام کرتا تھا۔ مجھ سے ملنے آفس آیا تو بیلا کو دیکھ کر مجھے ٹہوکا دے کر کہنے لگا "یار یہ رانا صاحب کی بیٹی بھی یہاں کام کرتی ہے"۔

میں نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور اسے گھسیٹتا ہوا ریستوران میں لے آیا۔ چائے پیسٹری سے تواضع کرواتے ہوئے بعد اس نے بتایا کہ یہ رانا کی بیٹی ہے۔ ان کی دو بیٹیاں ہیں۔ غالباً بیٹا کوئی نہیں اگر ہے تو وہ باہر رہتا ہوگا۔ کیونکہ کوٹھی میں صرف دو نوں

لڑکیاں ہی نظر آتی ہیں۔ دونوں کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ چھوٹی کون سی ہے اور بڑی کون سی۔

اختر علی سے اتنی معلومات ملنے کے بعد بیلا میں میری دلچسپی خود بخود بڑھ گئی وہ میرے لئے سنہرا مستقبل بن سکتی تھی جلدی ہی مجھے احساس ہوا کہ بیلا بہت معمولی سی لڑکی ہے۔ کام سیکھنے میں اس نے کسی ذہانت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اس کے روکھے بالوں کی لٹ اس کی چھوٹی سی پیشانی پر بار بار آ گرتی تھی وہ ٹائپ سیکھنے سے زیادہ اسے ایک ادا سے ہٹانے میں زیادہ مہارت دکھاتی تھی۔ آنکھیں کاجل کی وجہ سے بڑی بڑی نظر آتی تھیں قریب سے دیکھنے پر وہ چندھی چندھی لگتی تھیں رنگ گہرا سانولا اور ناک کا ستا بہت بدنما لگتا تھا۔ میک اپ کی مہارت نے اس کی بہت ساری کمزوریوں کو چھپایا ہوا تھا جو میرے قریب جانے پر کھل گئی تھیں اوپر سے اکڑ فوں ایسی جیسے پرستان کی شہزادی ہو۔ میں بلا وجہ عورت پر وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں اس لئے آہستہ آہستہ میں نے اس کے وجود کا نوٹس لینا تقریباً طور پر چھوڑ دیا مگر آفس میں دیسی ہی گہما گہمی تھی۔ وہی دبی دبی مسکراہٹیں اور ذومعنی باتوں کا طوفانِ بدتمیزی مگر میں ان باتوں سے بے نیاز ہو گیا تھا میری "ذاتی مصروفیات" بہت تھیں کیا ضرورت تھی اس بے کار سی لڑکی کے لئے وقت ضائع کرنے کی۔

ہاں تو ذکر ہو رہا تھا مس بیلا کا اور میں دھر ادھر کی باتیں لے بیٹھا۔ باس نے چونکہ مجھے کام سکھانے کے لئے کہا تھا اور اس کے بیٹھنے کے لئے شیشے کی ایک پارٹیشن میرے کمرے میں لگوا دیا تھا۔ چنانچہ ہر وقت اسے دیکھتا رہتا تھا کام سکھاتے ہوئے مجھے علم ہو گیا کہ اسے کونسی خوشبو پسند ہے۔ اس کے چہرے پر کتنے تل ہیں وہ کتنے دن بعد لباس بدلتی ہے۔ مگر میں یہ نہیں جان سکا کہ رانا صاحب دفتر میں یہ بات کیوں چھپائے ہوئے تھے۔ خیر مجھے کیا ویسے میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ دفتر میں پھر وہی بے رونقی طاری ہونی شروع ہو رہی ہے۔ بابو جی کی شیروانی کی استری خراب ہونی شروع ہو گئی ہے۔ ان کا اگالدان بھی

غائب ہو گیا ہے اور وہ بار بار پان تھوکنے باہر جانے لگے ہیں۔ محبوب حسین کے بال پھر پریشان ہو گئے ہیں۔ ستار کی فائلیں پھر اوندھی سیدھی پڑی ہوتی ہیں۔ بلکہ ان لوگوں میں ایک عجیب طرح کا چڑچڑاپن آ گیا ہے اور وہ مجھ پر طنزیہ فقرے بھی کسنے لگے ہیں کیونکہ میں بیلا کو آہستہ آہستہ اپنے دام میں لانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ گو وہ اتنی خوبصورت نہیں ہے اور میرے دفتری ساتھی میرے اعلیٰ ذوق کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ میں اس معاملے میں سیریس ہوں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ میں اس معاملے میں دل و جان سے سیریس ہوں اور اس سے شادی کرنے کو ادھار کھائے بیٹھا ہوں اس کی وجہ میرے ساتھیوں کو معلوم نہیں اور نہ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بیلا باس کی صاحبزادی ہے۔ انہوں نے یہ بات سب سے چھپائی ہے تو میں

کیوں بی وقت ... نام کردوں ... سے محفوظ رہے

تعجب کرنا ...

سکے گھر ...

سے محروم ...

لیکن ایک دن ... سے ...

صاحب تھے ... خیال ...

"وہ مجھے بیٹی کی طرح چاہتے ہیں ..." وہ

مسکرا کر بولی اور پھر جیسے کچھ کہتے کہتے رک گئی شاید اسے یہ راز چھپانے کی سختی سے ہدایت تھی اس نے فوراً موضوع بدل دیا اور میرے دل نے خوشی سے نعرہ لگایا کہ ابھی نہیں بتانا چاہتی تو نہ بتائے مگر کل تو یہ کہے گی کہ ہاں میں ان کی بیٹی ہوں۔ اور جب یہ راز کھلے گا تو دفتر کے ساتھی مجھے مان جائیں گے۔ ترقی کا مختصر ترین راستہ میں نے پا لیا تھا۔

کل چونکہ میں نے اسے شادی کی پیشکش کی ہے اس لئے آج میں دفتر جلدی آ گیا ہوں کہ دیکھوں اس کا کیا جواب ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے البتہ رانا صاحب آ گئے ہیں۔

"شرما رہی ہوگی" میں سوچتا ہوں۔

"مرزا صاحب" چپراسی کہتا ہے "صاحب نے بلایا ہے آپ کو" میں کاپی پنسل پکڑ کر اندر داخل ہوا ہوں۔

"بیٹھو مرزا" بیٹھے ہی میں نے تمہیں آج ڈکٹیشن لینے کے لئے نہیں بلایا" رانا صاحب کہتے ہیں۔ میرا دل دھک سے رہ جاتا ہے "اوہ تو بیلا نے اپنے باپ کو بتا دیا ہے۔ خیر اب جو ہو سو ہو" میں سوچتا ہوں۔

"ہاں تو تم بیلا سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

"جج... جی" میں ہکلاتا ہوں۔

"اوہ! خیر تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے وہ بن باپ کی بیٹی ہے اور میری لڑکی ازابیلا کی سہیلی ہے۔ میرا خیال تھا کہ میں ازابیلا کی شادی تم سے کروں گا میں اس سلسلے میں تم سے بات کرنے ہی والا تھا مگر اب جبکہ تم نے اسے پسند کر لیا ہے تو مجھ سے وعدہ کرو کہ اسے کبھی دکھ نہ دو گے"۔

وہ نہ جانے کیا کیا کہتے جا رہے تھے مگر ان کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں اور میں سوچ رہا تھا کہ میں نے اپنی زندگی کا لیٹر غلط ٹائپ کر دیا۔ سیمی کولن کی جگہ کامہ۔ بریکٹ کی جگہ انورٹڈ کاماز اور کامے کی جگہ فل اسٹاپ..... کامے کی جگہ فل اسٹاپ کامے کی جگہ.....

عجلت کی شادی فرصت کے لمحات کا پچھتاوا

مس رخسانہ حیدر

خواہ مرد ہو یا عورت، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ زندگی کا کٹھن سفر تنہا کاٹ دیا جائے۔

(جینیفر)

(دلہن سے مخاطب ہوتے ہوئے) آج سے ہم دونوں "ضرورت" اور "افراط" اچھائی اور "برائی"، "صحت" اور "بیماری" "خوشی" اور "غم" میں آخری سانس تک ایک دوسرے کے ساتھی رہیں گے

(عام دعاؤں کی کتاب)

عجلت میں شادی کرو گے تو فرصت کے لمحات میں پچھتاؤ گے۔

(کہاوت)

موت تمام دکھوں کا خاتمہ کر دیتی ہے اور شادی تمام آزادیوں کا

(بائرن)

شادی زندگی کو آسان لیکن زندہ رہنے کے فن کو پیچیدہ بنا دیتی ہے۔

(فریڈ ریکس)

شادی ایسی قانونی اور اخلاقی بندش ہے جس میں مرد "آزادی" کھوتا ہے اور عورت آرام!!

(میڈم ڈی ریکس)

شادی کے دوسرے روز انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ اپنی عمر سے سات سال بڑا ہے۔

(کیوکیو)

کسی کو جنگ پہ جانے اور شادی کرنے کا مشورہ نہیں دینا چاہیے (اسپین کی کہاوت)

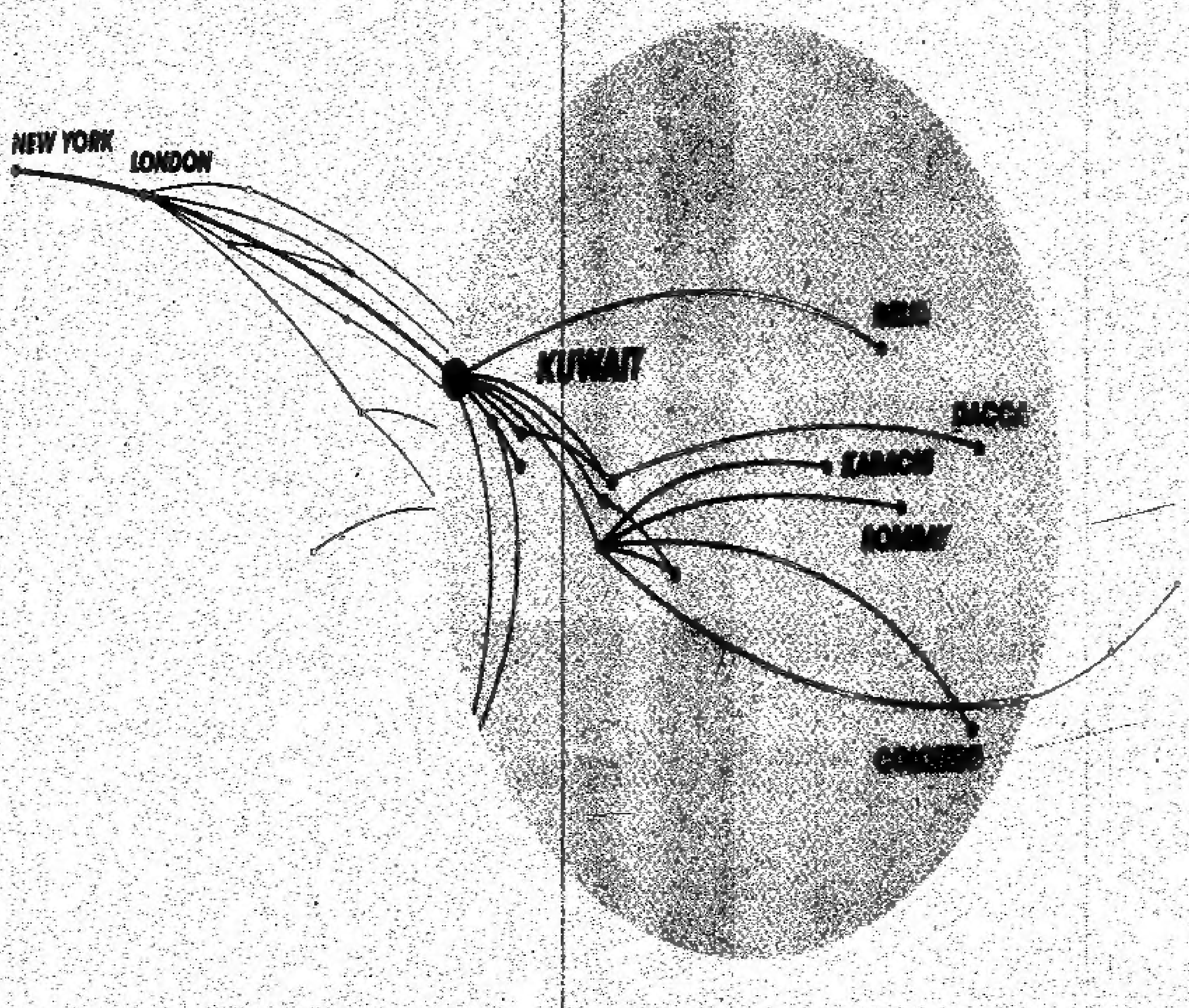
کامیاب شادی کا انحصار اس سحر انگیز عنصر پر ہوتا ہے جس کا نام "محبت" ہے رفعت "دل آویز موسیقی" یا "معطر گفتگو" کا نام نہیں یہ تحائف، پھولوں اور سنہری وعدوں کا مستقل سلسلہ بھی نہیں ہے۔ دلوں سے قریب رہنے والے کبھی خفا ہو جاتے ہیں، جھگڑتے بھی ہیں، لڑتے بھی ہیں، رفعت قربانیوں کی ایک طویل فہرست ہے یہی محبت ناساز گار ماحول میں بھی پروان چڑھتی ہے، جہاں سوائے اس کے ہر چیز پارہ پارہ ہو کر رہ جاتی ہے

(ہیوم)

حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے۔ باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔

عید مبارک

Fly Kuwait Airways home.



KUWAIT AIRWAYS

Vegetarian meals upon request.

See your travel agent or call New York (212) 308-5454, (800) 223-6616; Chicago (312) 263-3858, (800) 621-2175; Houston (713) 626-1590, (800) 231-6240; Los Angeles (213) 627-1485, (800) 252-2064; or Washington, D.C. (202) 296-4644, (800) 424-1128. In Toronto (416) 364-8444 and in Montreal (514) 286-7040.